بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل
روزنامہ قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۲۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش | ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ | ۲۸ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان، ۲۸ ماہ ہجرت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ، بجے شام یہ ڈاکٹری اطلاع ملی ہے۔ کہ حضور کو پاؤں درد کی شکایت کل کی نسبت زیادہ رہی۔ آج بھی ویسی ہی حالت ہے۔ عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

- حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے مولوی احمد علی صاحب کو پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ اور مولوی محمد حسین صاحب کو دھاریوال ضلع گورداسپور بسلسلہ تبلیغ بھجوایا گیا۔

- آج بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں شیخ عبد الخالق صاحب نے زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک "معجزات مسیح کی حقیقت از روئے بائیبل" کے موضوع پر ایک دلچسپ لیکچر دیا۔

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام کل سے ایک کلاس اذان صحیح عربی لہجہ سکھانے کے لئے شروع کی گئی ہے جس میں مساجد قادیان کے مستقل مؤذن اور منتخب خدام و اطفال شریک ہیں۔

آج دوپہر جناب لفٹیننٹ چودھری غلام احمد صاحب ایم اے محلہ دار العلوم نے اپنے چھوٹے بھائی چودھری

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مسولینی سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات

فرمودہ ۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش مطابق ۱۴ مئی ۱۹۴۵ء

(مرتبہ۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل)

حضور نے فرمایا۔ کہ آج ہی مسولینی کی موت کی خبر شائع ہوئی ہے۔ ولایت جاتے ہوئے میرے ساتھ خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب بھی تھے۔ مسولینی اس وقت نیا نیا بر سر اقتدار آیا تھا۔ میں نے خانصاحب کو برطانوی Ambassador (سفیر) کے پاس بھیجا۔ کہ ہم مسولینی سے ملنا چاہتے ہیں۔ وقت مقرر کرا دیں۔ ایمبیسڈر (سفیر) نے جواب دیا۔ کہ آج کل اس کا ملنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ وہ ان دنوں بڑی تشویش میں ہے۔ اٹلی کے ایک کاؤنٹ نے جو سوشلسٹ تھا مسولینی کی تحریک کی سخت مخالفت کی تھی۔ وہ کاؤنٹ یکدم اپنے گھر سے غائب ہو گیا۔ اور اس کا پتہ نہ لگتا تھا۔ کہ کدھر گیا ہے۔ لوگ الزام دیتے تھے کہ مسولینی نے اس کو مروا دیا ہے۔ اور فاسسٹ پارٹی اس سے انکار کرتی تھی۔ لیکن اسکی لاش ایک چٹان کے اندر سے مل گئی۔ اور معلوم ہوا کہ واقعہ میں وہ قتل ہوا تھا۔

فاسسٹ پارٹی کی ابتدا

اس وقت ابھی فاسسٹ پارٹی کا پوری طرح غلبہ نہیں ہوا تھا۔ جس کا علم ہمیں اس طرح ہوا۔ کہ فاسسٹ پارٹی کا یہ نشان تھا کہ وہ سیاہ قمیص پہنتے تھے۔ مگر میں نے روم وینس وغیرہ اٹلی کے شہروں میں دیکھا کہ بہت کم لوگ تھے۔ جو سیاہ قمیص پہنے ہوئے تھے۔ یا سیاہ ٹائی یا بیج لگائے ہوئے تھے۔ جو فسسٹ پارٹی کی علامات میں سے تھیں۔ وینس میں صرف ایک ہی سڑک ہے۔ جو کہ تین چار میل لمبی ہے۔ اور سمندر کے کنارے کے ساتھ ساتھ چلی گئی ہے وینس کی گلیوں میں سمندر کا پانی آجاتا ہے۔ لوگ کشتیوں میں سوار ہو کر ایک دوسرے کے گھر جاتے ہیں۔ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر مکانوں کے پاس پتھر کے پل بنائے ہوئے ہیں۔ جن سے آدمی ایک گلی سے دوسری گلی میں جا سکتا ہے۔ لیکن عام طور پر رواج یہی ہے۔ کہ کشتیوں کے ذریعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔ چونکہ وینس میں ایک ہی سڑک ہے۔ اس لئے شام کے وقت سارا شہر سیر کے لئے وہاں آجاتا ہے۔ اور وہاں سے انسان بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ کس سوسائٹی کے کتنے افراد ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ سینکڑوں میں سے ایک دو سیاہ قمیص یا ٹائی یا بیج والے تھے۔ باقی لوگ عام طور پر دوسرا لباس پہنتے تھے۔ غرض اس وقت ابھی مسولینی کی پارٹی کا اتنا زور نہیں ہوا تھا۔ اور کاؤنٹ کی لاش مل جانے کی وجہ سے اسے تشویش تھی۔ اور وہ سخت گھبرایا ہوا تھا۔ کہ ملک میں اس کے خلاف منافرت نہ پھیل جائے۔

ملاقات کے لئے وقت کا تقرر

ایمبیسڈر نے ملاقات کی اجازت کے جواب میں کہا۔ کہ وہ سخت تشویش میں ہے۔ میں حکومت کے بعض کاغذات پیش کرنے کے لئے گیا تھا۔ لیکن اس نے کاغذات دیکھنے سے انکار کر دیا ہے۔ میں نے کہلوا بھیجا۔ کہ ممکن ہے وہ آپ سے نہ مل سکا ہو۔ کیونکہ وہ پھر بھی دو چار دن بعد آپ سے مل سکتا ہے۔ لیکن میں ہندوستان سے آیا ہوں۔ چھ سات دن ٹھہرونگا۔ آپ کہہ کر دیکھیں ممکن ہے مان جائے۔ اس کے بعد تھوڑی دیر بعد ان کا فون اس ہوٹل میں آیا۔ جس میں ہم ٹھہرے ہوئے تھے۔ جس میں ایمبیسڈر نے اطلاع دی۔ کہ میں نے مسولینی سے بات کی ہے۔ اور اس نے کل بارہ بجے سے ایک بجے تک کا وقت دیا ہے۔

ملاقات کا وقت بھول جانے پر مشکلات

اگلے دن خان صاحب ملاقات کا وقت بھول گئے۔ اور عین وقت پر جبکہ بارہ بجنے میں صرف چار یا پانچ منٹ باقی ہوں گے۔ خان صاحب نے مجھ سے کہا۔ کہ ملاقات کا وقت ہو گیا ہے۔ مسولینی نے ان دنوں ایک آرڈر جاری کیا تھا۔ کہ اٹلی کی کمزوری کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ لوگ وقت کی پابندی نہیں کرتے۔ دفاتر میں دیر سے آتے ہیں۔ اور کام بھی وقت کی پابندی کے ماتحت نہیں کرتے۔ آئندہ اگر کوئی آدمی ایک منٹ بھی دیر کر کے آئیگا تو ہم اس کو ڈسمس کر دینگے۔ اور وہ خود اس کی پابندی کرتا تھا۔ میں خان صاحب سے خفا ہوا۔ کہ آپ نے بڑی غلطی کی۔ جو وقت اس نے مقرر کیا تھا۔ اس پر ہم نہیں پہونچ سکیں گے۔ حالانکہ ایسی حالت میں اس نے ہمیں وقت دیا۔ جبکہ وہ سرکاری کاغذات تک دیکھنے کے لئے تیار نہ تھا۔ ہوٹل میں ٹیکسیاں ہوتی ہیں۔ اسی وقت ٹیکسی لے کر ہم چلے۔ اور اس گھبراہٹ میں کہ وقت ہو چکا ہے۔ یہ بھی خیال نہ رہا۔ کہ ٹیکسی والا انگریزی جانتا ہے۔ یا نہیں۔ جب تھوڑی دور چلے گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ٹیکسی والا انگریزی کا ایک لفظ نہیں جانتا۔ ہم انگریزی بول کر اس کو اشارے سے سمجھاتے۔ اور وہ اٹیلین زبان میں باتیں کر کے ہمیں سمجھانے کی کوشش کرتا۔ اور ساتھ ہی تیزی سے موٹر کو دوڑائے جا رہا تھا وہ صرف اتنا سمجھ رہا تھا۔ کہ ہم کسی

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر رسالہ سے شائع کیا

ضروری کام کے لئے جا رہے ہیں۔ نہ وہ ہماری بات سمجھتا۔ اور نہ ہم اس کی بات سمجھتے۔ اب ہم حیران تھے۔ کہ کس طرح وہاں پہنچیں۔ اٹلی زبان کے الفاظ جو بار بار وہ بولتا تھا۔ اُن میں سے ایک لفظ پریمو تھا۔ ہم سمجھے کہ پریمیر کو پریمو کہتے ہیں۔ اور پریمیر وزیر اعظم ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نے کہا۔ کہ ہاں پریمو کے پاس جانا ہے۔ چنانچہ وہ ہمیں ایک ڈیوک کے مکان پر لے گیا۔ ہم سمجھ گئے کہ یہ کوئی بڑا نواب ہے۔ جس کے نام کے ساتھ پریمو کا لفظ بولا جاتا ہے۔ خانصاحب نے کوشش کی۔ کہ اس محل کے لوگوں کے ذریعہ سے ڈرائیور کو کچھ پتہ لگ جائے۔ انہوں نے اپنی طرف سے بات سمجھ کر ڈرائیور کو چگی چگی کہا۔ اس نے کہا اچھا چگی۔ اور ہمیں بٹھا کر وہاں سے چل پڑا جب وہاں چگی پہنچے۔ تو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ کا قصر ہے۔ آخر وہاں کسی نے سمجھایا کہ الی دوسے کے پاس لے جاؤ۔ اس پر ڈرائیور نے کہا اچھا ال دوچے کے پاس جانا ہے۔ اب میں سمجھ گیا۔ وہاں سے چل کر ہم مسولینی کے دفتر پر پہنچے تو ۱۲½ ہو چکے تھے۔ عمارت دو منزلی تھی۔ اور دوسری منزل پر مسولینی کی جگہ تھی۔ دروازہ پر اس کا پرائیویٹ سکرٹری خاموش کھڑا کانپ رہا تھا۔ اس نے ہمارے لباس اور ہماری شکل سے پہچان لیا۔ کہ ہم ہندوستانی ہیں کہنے لگا کہ میری شامت آئی ہوئی ہے۔ مسولینی گھبرایا بیٹھا ہے۔ وہ اتنی دیر کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ لیکن اس خیال سے کہ آپ ہندوستان سے آتے ہیں۔ بیٹھا ہوا ہے۔

ملاقات کا کمرہ

جب ہم اُوپر پہنچے تو دیکھا۔ کہ چھوٹا سا کمرہ تھا۔ اور بہت سادہ۔ اُس کے کمرے میں ہندوستانی لوگوں کی نسبت زیادہ آرام کا سامان تھا۔ لیکن یورپین قوموں میں جس طرح تعیش کا سامان ہوتا ہے اس طرح کا نہ تھا۔ مسولینی ایک ایسی کرسی پر بیٹھا تھا۔ جیسے دفتر کی کرسی ہوتی ہے۔ اُس کے پہلو میں اُس کا نوجوان پرائیویٹ سکرٹری تھا۔ اور سامنے ایک چھوٹی سی کاؤچ تھی۔ جس پر ہمیں بٹھا دیا۔

مسولینی سے گفتگو

باتیں شروع ہوئیں۔ میں خانصاحب سے اُردو میں بات کرتا۔ خانصاحب انگریزی میں ترجمہ کر کے پرائیویٹ سیکرٹری کو بتاتے اور پرائیویٹ سیکرٹری اٹیلین زبان میں ترجمہ کر کے سناتا۔ مختلف قسم کی باتیں ہوتی رہیں۔ ساری یاد نہیں۔ ایک موقع پر خانصاحب نے میری بات کا غلط ترجمہ کردیا اس وقت مجھے انگریزی بولنے کی تھوڑی مہارت بھی نہ تھی۔ اور میں انگریزی بولتے ہوئے شرم محسوس کرتا تھا۔ اس لئے خود انگریزی میں بات نہ کرتا تھا۔ میں نے خانصاحب سے کہا کہ میری بات کا یہ مفہوم نہ تھا۔ بلکہ میرا مفہوم تو یہ ہے۔ انہوں نے پرائیویٹ سیکرٹری کو بتایا۔ کہ حضور کا یہ مطلب نہ تھا۔ بلکہ یہ ہے۔ اور میں نے غلط ترجمہ کردیا تھا جس وقت پرائیویٹ سیکرٹری نے میری بات کا ترجمہ کر کے سنایا۔ تو مسولینی نے بے تحاشا ہنسنا شروع کردیا۔ جیسے ہمارے آزاد ہندوستانی لوگ ہنستے ہیں۔ اسی طرح اس نے بے تحاشہ قہقہہ لگایا۔ اور اس کے ساتھ ہی پرائیویٹ سکرٹری نے بھی ہنسنا شروع کردیا۔ میں حیران تھا کہ مذہبی اور سیاسی باتیں ہو رہی ہیں اور یہ قہقہہ کیوں لگانے لگ گئے ہیں۔ اس میں کونسی بات قہقہہ والی ہے۔ ایک منٹ کے بعد پرائیویٹ سیکرٹری ہنس کر کہنے لگا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ انگریزی جانتے ہیں۔ اگر آپ جانتے نہ ہوتے تو آپ کو کس طرح پتہ لگتا۔ کہ انہوں نے ترجمہ غلط کیا ہے۔ آپ نے اُن سے بات کی انہوں نے غلط مفہوم سمجھا۔ تو آپ نے کہا کہ میرا یہ مطلب نہیں بلکہ یہ مطلب ہے۔ تو انہوں نے دوبارہ کہا کہ حضور کا یہ مطلب نہیں بلکہ یہ مطلب ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ آپ کو انگریزی آتی ہے پھر ہنس کر کہا۔ کہ ہم ہنسے اس بات سے ہیں کہ آپ بھی انگریزی جانتے ہیں اور مسولینی بھی انگریزی جانتا ہے۔ لیکن آپ دونوں کے درمیان دو ترجمان بیٹھے ہیں۔ اُس نے کہا کہ آپ خود کیوں انگریزی نہیں بولتے میں نے کہا۔ کہ میں انگریزی سمجھتا تو ہوں لیکن مجھے بولنے کی مشق نہیں۔ اسلئے شرماتا ہوں۔ اس نے کہا یہی حالت مسولینی کی ہے۔ وہ بھی انگریزی جانتا ہے لیکن بولنے سے شرماتا ہے۔ اب ہم دونوں ایک جیسے تھے آپس میں باتیں کرنے لگے۔

انگریزوں کے متعلق سوال وجواب

اس نے گفتگو کے دوران میں سوال کیا کہ آپ لوگ انگریزوں کی کیوں تعریف کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ انگریزوں کے جاسوس اور خوشامدی ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ یہ خیال غلط ہے کہ ہم لوگ انگریزوں کے جاسوس اور خوشامدی ہیں۔ اصل میں ہم مذہبی آدمی ہیں ہمیں مذہب سے غرض ہے۔ ہم اسلئے انگریزی قوم کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ ہمیں تبلیغ میں آزادی دیتی ہے۔ ہم اُنکے ہر ملک میں جاتے ہیں۔ اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں یہانتک کہ انگلستان میں بھی ہمارے مبلغ موجود ہیں لوگ ہمارے دشمن ہیں لیکن انگریز باوجود ہمارے مذہبی دشمن ہونے کے ہم پر ظلم نہیں کرتے ہماری جماعت مذہبی جماعت ہے۔ ہمارے ساتھ جو بھی احسان کا سلوک کریگا۔ ہم اُس کے شکر گزار ہونگے۔

تبلیغ اسلام کی آزادی اور مسولینی

مسولینی نے کہا۔ آپ بیشک ہمارے ملک میں بھی مبلغ بھیجیں اور تبلیغ کریں۔ ہم آپ کو تبلیغ سے نہیں روکینگے اور وہ سہولتیں جو آپ کو انگریزی ملک میں حاصل ہیں ہم بھی آپکو دینگے اور عرب کے وہ علاقے جو میرے ماتحت ہیں اُن میں بھی آپکو تبلیغ کی اجازت ہے۔ آپ بیشک اپنے آدمی بھیجدیں۔ اسی قسم کی باتیں ایک بجے تک ہوتی رہیں اسکے بعد ہم چلے آئے۔ اور اس میں شک نہیں کہ ہمارے مبلغ وہاں گئے۔ اور حکومت کی طرف سے کوئی روک پیدا نہیں ہوئی۔ آدمی سے غلطیاں ہوتی ہیں۔

غربا کیلئے غلہ کا انتظام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب اس وقت اپنے لئے غلہ کا انتظام کر رہے ہونگے اور زمیندار غلہ اٹھا رہے ہونگے۔ اس وقت انہیں قادیان کے ان غرباء کو نہیں بھولنا چاہئے جو دیار حبیب میں تنگی کے ایام گزار رہے ہیں۔ ہمیں ان کے لئے اٹھارہ سو من غلہ یا پندرہ ہزار روپیہ چاہئے۔ گزشتہ سال دوستوں نے غفلت سے کام لیا اور تین ہزار کے قریب قرض گزشتہ سال کا بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ گزشتہ سال دو سو من غلہ میں نے دیا تھا ایک سو من برادرم عبداللہ خاں صاحب نے اور ۲ سو من عزیزم ملک عمر علی صاحب نے کوئی سو من کے قریب غلہ ہمارے دوسرے رشتہ داروں نے دیا تھا۔ کل چودہ سو من غلہ ہوا تھا جس میں سے پانچ سو من غلہ ہمارے خاندان نے دیا۔ گو ہمارے لئے یہ خوشی کا موجب ہو مگر باقی جماعت کے لئے یہ سخت ندامت اور افسوس کا مقام ہے کہ ایک خاندان کی امداد سے دگنا بھی باقی ساری جماعت نہ دے سکی۔ غرباد کا امن اور آرام ہی قوم کی زندگی کا نشان ہوتا ہے جو لوگ اس طرف سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس لئے میں اس سال خصوصیت سے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر خاندان اپنے سالانہ غلہ کا چالیسواں حصہ اس مد میں ادا کرے اور امراء حسب توفیق زیادہ رقم دیں۔ اور زمیندار اپنی کل گندم کی پیداوار کا ۱/۴۰ غرباء کے لئے ادا کریں۔ امید ہے کہ جماعت اس دفعہ اپنی سابقہ غفلت کا بھی ازالہ کریگی۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

آخر وہ ان لوگوں میں سے تھا۔ جو سیاسی ہیں۔ لیکن اس بات میں شبہ نہیں۔ کہ اس نے اپنے ملک کے لئے بڑی قربانی کی تھی۔ اور ایک مردہ قوم کو ابھار کر اسے زندہ قوم بنا دیا۔

مسولینی کی قومی اور ملکی خدمات

اگر سیاسی طاقت کو نظر انداز کر دیں۔ تو علمی اور اقتصادی لحاظ سے بھی مسولینی کی قوم اس کی مدد سے بہت بڑھ گئی تھی۔ ہٹلر نے علمی اور اقتصادی حالت کو نہیں بڑھایا۔ وہ صرف سیاسیات میں پڑا رہا۔ لیکن مسولینی نے اپنے ملک کی کایا پلٹ دی۔ اٹلی کے ایک وسیع حصہ میں جھیلیں تھیں۔ جہاں ایک دانہ بھی نہ اگتا تھا۔ ارد گرد کے لوگ دوسری جگہوں سے غلہ لا کر اپنی ضروریات پوری کرتے تھے۔ مسولینی نے اس سارے علاقہ میں والنٹیروں سے اور مزدوروں سے کام لے کر قابل کاشت زمین بنا دی۔ اور ان جھیلوں کو پُر کر دیا۔ اور پہلی فصل خود وہاں کے باشندوں کے ساتھ ملکر بوئی اور خود جا کر ان کے ساتھ کاٹی۔ اور اس علاقہ کے لوگوں میں وہ غلہ تقسیم کیا۔ اور اسی جگہ جہاں کچھ نہیں ہوتا تھا لاکھوں من غلہ پیدا کر کے اپنی قوم کو بڑا فائدہ پہنچایا۔

مسولینی مذہبی آدمی تھا

جہاں تک مذہب کا سوال ہے وہ مذہبی آدمی بھی تھا۔ اس کی تقریروں میں اللہ تعالےٰ کا نام آتا ہے۔ اور یہ فقرات بھی کہ خدا تعالےٰ کی مدد سے ہم نے یہ کام کیا۔ یا وہ کام کیا۔

مسولینی سے اس کی قوم کا قابل مذمت سلوک

بہر حال وہ اللہ تعالےٰ کا ماننے والا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کی ذات کا منکر نہ تھا۔ اس کی موت پر جو سلوک اس کی قوم نے اس کے ساتھ کیا۔ اس کو پڑھ کر مجھے تو بہت افسوس ہوا۔ سیاسی باتیں تو الگ رہیں۔ جو نیکیاں اس نے اپنی قوم سے کی تھیں۔ وہ اس قدر تھیں۔ کہ اس کی قوم کو اس کی بہت عزت کرنی چاہیئے تھی۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کی قوم نے نہایت بے حیائی اور بے شرمی کا نمونہ دکھایا ہے۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ بجائے اس نقطہ کو سمجھنے کے کہ اس نے کوئی مذہبی مخالفت تو نہیں کی تھی۔ کہ وہ خدائی عذاب کے نیچے آتا۔ الفضل نے اس کی موت پر جو اس کی قوم نے اس سے سلوک کیا ہے۔ اس پر بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ میرے نزدیک یہ اس کی قوم کی بے حیائی ہے۔ وہ اپنی قوم کا محسن تھا۔ جس حد تک اس نے اپنی قوم کی ترقی کے لئے کوشش کی اس کے مقابل پر یورپین اقوام میں آجکل ایسا کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔ بہر حال مجھے تو افسوس ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اس کا انجام کسی رنگ میں اچھا ہوتا۔ تو وہ قومی لحاظ سے اس کا مستحق تھا۔

مسولینی کی غلطی

اس سے یہ بیوقوفی ہوئی۔ کہ وہ اس جنگ میں جس میں اس کا کوئی تعلق نہ تھا کود پڑا۔ اگر وہ اس جنگ میں نہ کودتا۔ تو بڑے آدمیوں میں شمار کیا جاتا۔ اور اس کا نام عزت کے ساتھ لیا جاتا۔ لیکن اس کی اس آخری غلطی نے اس کی ساری خوبیوں پر پردہ ڈال دیا۔

کام کرنے والا آدمی

اس میں شبہ نہیں کہ اس نے صرف اپنی قوم پر ہی بہت بڑا احسان نہیں کیا۔ بلکہ وہ بہت کام کرنے والا آدمی تھا۔ اس نے ابی سینیا پر حملہ کر کے ایک عظیم الشان ظلم کیا۔ لیکن ساتھ ہی اس نے صرف تین چار سال میں ابی سینیا کی کایا پلٹ دی۔ اور لیبیا میں تھوڑے سے عرصہ میں بڑی بڑی سڑکیں بنوا دیں۔ اس کے زمانہ میں ظلم بھی ہوا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کی ذمہ داری مسولینی پر تھی یا نہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ عربوں پر بڑی بڑی سختیاں ہوئیں۔ ممکن ہے۔ کہ یہ سختیاں اس کے جرنیلوں کی طرف سے ہوں۔ اور یہ بھی امکان ہے۔ کہ مسولینی بھی اس میں حصہ دار ہو۔ بہر حال جہاں تک عربی اور اسلامی ممالک کے سوال کا تعلق ہے ہم کہیں گے کہ اس نے ظلم کیا۔ مگر جہاں تک اس کی اپنی قوم کا تعلق ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ وہ اپنی قوم کا محسن تھا۔ اور اس نے اپنی قوم پر بہت احسان کئے ؛

عیسوی معتقدات کے متعلق ایک کمیشن کی رپورٹ

مجھے حال میں ایک کتاب مصنفہ (G. E. M. JOAD) جی۔ ای۔ ایم جوڈ جو فیبر اینڈ فیبر کمپنی لنڈن نے ۱۹۳۸ء میں شائع کی پڑھنے کا موقعہ ملا ہے۔ یہ کتاب صاحب موصوف کے چند آرٹیکلوں کا مجموعہ ہے۔ جو انہوں نے وقتاً فوقتاً لکھے۔ کتاب کا نام عجیب ہی ہے۔ یعنی Guide to Wickedness راہنمائے بدی۔ مگر وہ لکھتے ہیں کہ اسلام سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میری مراد لوگوں کو بدراہ بتانا ہے بلکہ یہ بدیوں کا بیان ہے۔ کتاب میں ایک آرٹیکل عیسائیت پر ہے۔ اس کے بعض حصص کا خلاصہ میں ناظرین کی آگاہی کے لئے پیش کرتا ہوں۔ جن بیانات کا خلاصہ میں پیش کر رہا ہوں۔ وہ صفحہ ۹۶ سے شروع ہوتے ہیں لکھا ہے۔ کہ ۱۹۱۲ء میں آرچ بشپ آف کنٹربری اور آرچ بشپ آف یارک نے نمائندہ پادریوں کی ایک کمیشن مقرر کی۔ کہ وہ عیسوی معتقدات کی تحقیق کریں۔ اس مجلس نے بارہ برس کی محنت اور غور و خوض کے بعد ۱۹۳۸ء میں ایک رپورٹ شائع کی۔ جس کے بعض حصص کا خلاصہ وہ ہے۔ جسے موجودہ چرچ آف انگلینڈ کے معتقدات سمجھا جاسکتا ہے ؛

بائیبل

بائیبل کے متعلق وہ لکھتے ہیں۔ کہ "ان الہامی انکشافات کا ایک الہامی ریکارڈ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنی ذات کے متعلق انسانوں پر کئے ہیں۔ اس لئے یہ فی الحقیقت اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ مگر اس کے جملہ بیانات ایک ہی روحانی سطح پر نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ سب کے سب سچ بھی نہیں۔ کمیشن نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان معلومات کی بنا پر جو ہمیں حاصل ہیں ہم اس قدیم خیالی کو کہ بائیبل غلطیوں سے پاک ہے قائم نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے بائیبل اگرچہ الہامی تو ہے۔ مگر یہ کوئی قابل سند دستاویز نہیں ہے ؛

ہر مصنف کتاب لکھتے ہیں۔ کہ چونکہ ہمیں کوئی ایسا اصل بتایا نہیں گیا۔ جس سے ہم بائیبل کے ان بیانات کے درمیان جو الہامی ہیں۔ اور سچ ہیں۔ اور دیگر حصوں کے درمیان جو باوجود الہامی ہونے کے سچ نہیں ہیں۔ کوئی مابہ الامتیاز قائم کر سکیں اس لئے بائیبل کے ہر جزو کے متعلق نادرست ہونے کا امکان ہے۔ اور اس کا کوئی بھی ایسا حصہ نہیں جسے لازماً سچا سمجھا جائے۔ پھر وہ لکھتے ہیں۔ آج پادری صاحبان جن خیالات کے متعلق یقینی اظہار رائے فرما رہے ہیں۔ کبھی وقت تھا۔ کہ ایسے خیالات کے امکان کا اشارہ کرنے پر بھی لوگوں کو برادری سے خارج اور کاروبار سے الگ کر دیا جاتا تھا۔ قید و بند کے مصائب میں ڈالا جاتا تھا۔ طرح طرح کے مصائب ان پر ڈالے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ قتل بھی کر دیا جاتا تھا۔

پیدائش عالم

پیدائش کے متعلق لکھتے ہیں۔ خدا نے دنیا کو پیدا تو کیا مگر اس طریق پر نہیں۔ جس طرح کتاب پیدائش میں بیان ہوا ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ کے عیسائیوں کا اب قریباً اس پر اتفاق ہے۔ کہ کتاب پیدائش کے بیانات کی حیثیت تاریخی نہیں۔ بلکہ یہ اشارات ہیں مصنف کتاب لکھتا ہے۔ کہ ڈارون کی کتاب شائع ہونے پر جو جوش و خروش برپا ہوا تھا۔ وہ اس لئے نہ تھا۔ کہ اس نے مسئلہ ارتقاء کے ماتحت دنیا کی پیدائش کا کوئی نظریہ پیش کیا تھا۔ بلکہ اس لئے تھا۔ کہ وہ کتاب پیدائش کے اس بیان کے کلی منافی تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے جانداروں کو یکے بعد دیگرے الگ الگ پیدا کیا ؛

ڈارون کے مسئلہ ارتقا کی تائید میں (گو ہمیں اس سے بحث نہیں کہ آخر کار اس مسئلہ کا کیا انجام ہوا) ان مختلف اقسام کے زمین میں دبے ہوئے قدیمی حیواناتی ڈھانچوں کی شہادت بھی پیش کی گئی تھی۔

ہو۔ ماہرین طبقات الارض نے مختلف چٹانوں اور دیگر حصص سے قصور کر نکالے تھے اور جن کی بنا پر ان کا ایک تاریخی سلسلہ قائم کر کے یہ استدلال کیا گیا تھا۔ کہ بعض جانداروں کی اقسام کچھ تبدیلیوں سے گذرتی ہوئی آہستہ آہستہ بالکل دوسرے جانداروں میں تبدیل ہو گئی تھیں اور پہلی جنسیں بالکل معدوم ہو گئی تھیں۔ زمین کے جانداروں کے متواتر معین صورتوں میں پیدا ہونے کا اعتقاد رکھنے والوں کے لئے یہ ایک مشکل امر تھا مگر ایک مخلص عیسائی فاپ غوسے (Philip Gosse) نے اس کے بالمقابل ایک عجیب نظریہ کتاب پیدائش کی تائید میں پیش کیا۔ اوس نے ان ڈھانچوں کی شہادت سے تو انکار نہیں کیا مگر یہ جواب دیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو اپنی قدرت سے اسی طرح پیدا کیا تھا جس طرح کتاب پیدائش میں درج ہے مگر ارادۃً معہ ان ڈھانچوں کے پیدا کیا تھا۔ اور ڈھانچوں کو اس میں اس لئے رکھ دیا گیا تھا کہ بعد میں آنے والے سائنس دان اس سے دھوکے میں پڑ جائیں۔ گویا خدا نے گو زمین کو پیدا تو یک دفعہ ہی کیا مگر صورت ایسی پیدا کر دی کہ اس کی پیدائش ارتقائی معلوم ہو۔ اور یہ نظریہ عام طور پر پسند بھی کیا گیا مصنف کتاب کہتا ہے کہ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ قادر مطلق خدا کو سائنس دانوں کو دھوکا دینے کے لئے یہ تکلیف کیوں کرنی پڑی اور لطف یہ ہے کہ اگر ان کے غیر متشابہ طریق کار کی سزا کے طور پر ایسا کیا تھا۔ تو پادری صاحبان بھی کیوں انہی عقاید کے دام میں پھنس گئے۔

گناہ اور بدی

کمیشن کی رائے میں انسان کا ایک جزو بدستے کم از کم اس کا بدی کی طرف رجحان ہے مگر یہ مسئلہ ان اوجہ آدم کے ہبوط کے نہیں کیونکہ ہبوط آدم کا قصہ ہی تاریخ کے خلاف ہے بلکہ اس کی صرف ایک ہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ خدا نے اسے ایسا بنایا۔ خدا اسے نیک بھی بنا سکتا تھا مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔

حضرت مسیح کی پیدائش

اگرچہ یہ بالکل یقینی امر نہیں کہ مسیح کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا مگر کمیشن کے ممبران کا اس میں اختلاف تھا۔ بعض گو مسیح کے خدائی اوتار ہونے کے قائل بھی تھے مگر یہ خیال تھا کہ مسیح کی پیدائش معمولی طریق پر ہوئی۔ یہ ظاہر نہیں کہ اس عقیدہ کا کیا نتیجہ ہے۔ چونکہ مسیح کی پرورش پیدائش کے بعد معمولی طریق پر ہوئی اس لئے قبل پیدائش کا طریق بھی معمولی ہی ہوگا۔ بعض کہتے ہیں مریم اور اس کے خاوند کا ملاپ ہوا بعض کہتے ہیں کہ نہیں بہرحال وہ ابتداء سے ہی مسیح کی خدائی کے قائل ہیں۔

حضرت مسیح کا دوبارہ جی اٹھنا

یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ امر حقیقتاً وقوع میں آیا اور مسیح کا دوبارہ جی اٹھنا ایسا ہی حقیقی امر تھا جیسا اس کا صلیب پانا۔ مگر آسمان پر چڑھنے کے خیال کو رد کر دیا گیا ہے کیونکہ بہشت اب ایسی جگہ نہیں سمجھی جاتی جو آسمان کے اوپر ہو۔

یسوع مسیح کے معجزات

دوبارہ جی اٹھنا غالباً ایک معجزہ تھا۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ ایک بھید تھا اور اللہ کا ایک ایسا فعل تھا جس کی انسانی تاریخ میں نظیر موجود نہیں مگر یہ ایک معجزہ تھا اور یہی ایک معجزہ ہے جسے کمیشن نے بحیثیت مجموعی تسلیم کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ ان میں سے اکثر ممبر خدا تعالیٰ اور یسوع مسیح ہر دو کے معجزات سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی سمجھ اور شان کے یہ زیادہ مناسب حال ہے کہ وہ قوانین قدرت کو کبھی نہ تبدیل کرے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے خداوند نے لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرنے کو معجزات کے خیال کی صاف طور پر تردید کی ہے۔

یوم حساب اور زندگی مابعد الموت

ممبران کمیشن کہتے ہیں کہ ہم کو معلوم نہیں کہ کوئی آخری یوم حساب ہوگا بھی یا نہ۔ مگر اس بات کا ان کو علم ہے کہ اس آخری دن کے لئے ہمارے جسم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ روح غیر فانی ہے۔ اور بلاشبہ اُسے اپنے ظہور کے لئے اعضاء ملیں گے مگر یہ اس جسم کے سوا ہوں گے جس کے ساتھ وہ اس دنیا میں رہتی ہے۔ بعض ارواح کے غیر فانی ہونے کے متعلق بھی بعض نے شک کا اظہار کیا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں ان گنہگاروں کے متعلق کیا کہا جائیگا۔ جن کے گناہ ناقابل تلافی ہیں۔ ہمیشہ وادی جہنم کے خیال کو جہاں خدا کے کارندے گنہگاروں کو لاانتہا زمانوں تک عذاب دیتے رہیں گے رد کر دیا گیا ہے۔ بہرحال کسی روح کے ہمیشہ کے لئے کھوئے جانے کے خیال کی خواہ کھوئے جانے کے کوئی بھی معنی ہوں تردید کی گئی ہے۔ بعض ممبران کی یہ بھی رائے ہے کہ انجام کار تمام روحیں نجات پا جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہر روح سے آخر کار توبہ اور بالمقابل محبت کا جذبہ پیدا کر دیگی۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ بعض ممبر جو بعض ارواح کی ابدی زندگی کے قائل نہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ابدی گنہگار بالکل تباہ کر دیئے جائیں گے اور اس طرح ان کی نجات ہو جائیگی۔

فرشتے جنات اور ارواح خبیثہ

یہ قرار دیا گیا ہے کہ ان وجودوں پر ایمان لانا گو خلاف عقل نہیں ہے۔ لیکن ان کو ماننا ضروری نہیں۔ یہ بالکل ممکن اور جائز ہے کہ بائیبل میں انسانوں اور حیوانوں اور آسمانی وجودوں کے سوا جن کا ذکر کرتا ہے۔ اُس کی ایسی تعبیر کی جائے کہ وہ بالکل تصویری وجود سمجھے جائیں۔

خاکسار مولا بخش پنشنر۔ قادیان

اعلان برائے جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد

(۱) مہربانی کر کے ہر احمدی بھائی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے بموجب تبلیغ کے لئے کچھ نہ کچھ وقت وقف کر کے خاکسار کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی معرفت یا براہ راست اطلاع دیں تاکہ پراونشل انجمن احمدیہ کے زیر انتظام جب ان کے ضلع میں مکرمی جناب مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سرحد تشریف لے جائیں ان واقفین احباب سے باقاعدہ تبلیغ کا کام لیا جا سکے۔

(۲) پراونشل انجمن احمدیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بعض چیدہ چیدہ غیر احمدی احباب کے نام خطبہ نمبر الفضل ایک سال کیلئے جاری کیا جائے۔ جس کے لئے فی الحال ایک سو روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ لہٰذا جن دوستوں کے خیال میں ان کے ضلع میں ایسے احباب ہوں جن کے نام خطبہ نمبر الفضل جاری کرانا تبلیغی نقطۂ نگاہ سے مفید ثابت ہوگا ان کے نام براہ کرم جلد از جلد خاکسار کے نام صاف اور واضح طور پر لکھ کر اشاعت ہذا کے ایک ہفتہ تک ارسال فرمائیں تاکہ ضلع وار تناسب سے احباب کی خواہش کے مطابق الفضل خطبہ نمبر جاری کرایا جائے۔ دیر سے اطلاع آنے پر شکایت بے جا ہوگی۔ بعض احباب کی طرف سے نام تجویز کردہ پہنچ چکے ہیں لیکن اس اعلان کی اشاعت کے بعد ایک ہفتہ تک وہ نام ملتوی کئے گئے ہیں تاکہ دوسرے احباب کو شکایت نہ ہو۔

(۳) میری دونو درخواستوں کی تعمیل کرانے کے زیادہ تر ذمہ دار امراء صاحبان و سکرٹری صاحبان دعوۃ و تبلیغ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ پتے مکمل اور صاف لکھنے ضروری ہیں۔ والسلام صاحبزادہ محمد طیب احمدی سکرٹری دعوۃ و تبلیغ پراونشل انجمن احمدیہ سرحد سرائے نورنگ بنوں

تقرر عہدیداران نظارت بیت المال

مندرجہ ذیل اصحاب کو مندرجہ ذیل جماعتوں کا عہدیدار مقرر کیا جاتا ہے۔

(۱) ملک نذر حسین صاحب کو سکرٹری مال و محاسب اور صوبیدار محمد خان صاحب کو امین جماعت احمدیہ کیمبل پور ضلع کیمبل پور (۲) میاں محمد عبد اللہ صاحب کو محصل جماعت درگانوالی ضلع سیالکوٹ (۳) بابو عبد الحمید صاحب کو محصل جماعت کوہ مری۔ (۴) شیخ تاج دین صاحب ایس ایم رائے ونڈ کو آڈیٹر جماعت احمدیہ لدھیکے ٹبوں (ضلع لائلپور) (۵) منشی یعقوب علی صاحب کو آڈیٹر جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ (۶) چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ کو آڈیٹر جماعت احمدیہ پاکپٹن۔ (۷) ماسٹر بشیر احمد صاحب کو آڈیٹر جماعت احمدیہ عارف والا ضلع منٹگمری۔

ترمیمات بجٹ

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آئندہ جو دوست دوران سال میں کسی دوسری جگہ سے تبدیل ہو کر آئیں یا وہاں سے تبدیل ہو کر جائیں تو عہدیداران کا فرض ہے کہ اپنی تبدیلی کے بعد فوراً نظارت ہذا کو اطلاع دیں تا بجٹ میں ترمیم کی جا سکے۔ (ناظر بیت المال)

مختلف مقامات میں یوم پیشوایان مذاہب کے جلسے

گجرات

۲۰ مئی جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب ۶ بجے شام اسلامیہ ٹاؤن ہال میں زیر صدارت جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم پلیڈر امیر جماعت احمدیہ گجرات منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندو۔ سکھ۔ عیسائی اور ہر فرقہ کے مسلمان غرضیکہ شہر کے رؤسا معقول کثرت سے شریک جلسہ ہوئے۔ کہ اس سے قبل جماعت احمدیہ کے کسی جلسہ میں اس قدر حاضری نہ ہوتی تھی۔ تلاوت قرآن کریم ماسٹر محمد خورشید عالم صاحب نے کی۔ بعد ازاں عزیز منظور احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ استاد امام الدین صاحب مصنف بانگِ دل کی نعت کے بعد جناب حکیم عبداللطیف صاحب عارف سابق مدیر ترجمان ہند نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مبسوط تقریر فرمائی۔ اور منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے مختلف مذاہب کے اصحاب کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کر کے اتفاق و اتحاد کا خوشکن منظر پیش کیا ہے۔ عارف صاحب کے بعد سکاچ مشن گجرات کے انگریز پادری میکڈوگل صاحب نے سیرت حضرت عیسٰی علیہ السلام پر اردو میں تقریر کی۔ صاحب موصوف نے ابتداءً تقریر میں بیان کیا۔ کہ اگرچہ میں یورپین ہوں۔ لیکن چونکہ حضرت مسیح ناصری انگریز نہ تھے۔ بلکہ ایشیائی تھے۔ اس لئے حاضرین کو ان کے سوانح حیات کو غور سے سننا چاہیئے۔ پادری صاحب کے بعد جناب قاضی عبدالغنی صاحب راحت نائب صدر حلقہ ادب گجرات نے "اسلام" کے موضوع پر اپنی ایک پر زور نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدازاں جناب لالہ کرپا رام صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن گجرات نے سیرت سری کرشن جی مہاراج پر تقریر فرمائی۔ صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ یہ بھی نہایت اچھا ہے۔ کہ ایک ہی پلیٹ فارم پر سب پیشوایان مذاہب کی سیرت پر تقاریر ہوں۔ لیکن کیا ہی عمدہ ہو۔ اگر کرشن کی سیرت پر کوئی مسلمان لیکچرار تقریر کریں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر کوئی ہندو صاحب یا پادری صاحب تقریر فرمائیں۔ جناب چودھری احمد الدین صاحب پلیڈر نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پر مغز تقریر فرمائی۔ اختتام جلسہ پر صاحب صدر نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک مختصر مگر پر اثر تقریر کی۔ اور لیکچرار صاحبان اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کے اختتام کے قریب دو تین احراری نوجوانوں نے نعرے لگائے۔ لیکن مہتہ امیر چند صاحب ہیڈ کنسٹیبل اور عطا محمد صاحب کنسٹیبل پولیس کی فرض شناسی کے نتیجہ میں فتنہ پرداز جلسہ میں گڑبڑ پیدا نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جلسہ شروع سے لیکر آخر تک نہایت کامیاب اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا مظہر تھا۔

(ملک برکت علی سیکرٹری تبلیغ)

پشاور

امسال جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب زیر اہتمام صوفی غلام محمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ اڈورڈس کالج ہال میں منعقد ہوا۔ صدر جلسہ جناب قاضی محمد اسلم صاحب پلیڈر تھے۔ تلاوت قرآن اور نظم خوانی کے بعد افتتاحیہ تقریر جناب شیخ مظفر الدین صاحب امیر جماعت پشاور نے فرمائی۔ آپ نے جلسہ کے اغراض اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تجویز کردہ اصول دربارہ قیام امن و اتحاد بین الاقوام بیان فرمائے۔ ہال سامعین سے پر تھا۔ اور ہر مذہب اور ملت کے تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ بکثرت موجود تھے۔ جملہ سامعین نے نہایت توجہ اور سکون کے ساتھ تمام تقاریر سنیں۔ پہلی تقریر مسٹر پرائیس صاحب پروفیسر اڈورڈس کالج نے حضرت مسیح علیہ السلام کے سوانح پر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح کی محبت کی تعلیم پر زور دیا۔ یہ تقریر انگریزی میں تھی۔ دوسری تقریر جناب رائے صاحب لالہ چرنجیت لال پلیڈر کی تھی۔ آپ نے نہایت عمدگی سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی مختصر تفسیر کی۔ اور سورہ فاتحہ کی پہلی آیت کی بھی تفسیر کی۔ آپ نے حضرت رام چندر علیہ السلام کے سوانح سے روشن اور سبق آموز حصے سنائے۔ آپ نے بہت عمدگی اور نہایت محبت کے لہجہ میں قرآن کریم کے اس اصل کہ وان من امة الا خلا فيها نذير کی وضاحت کی۔ آپ کی تقریر بہت شستہ اور عام فہم تھی۔ اس کے بعد جناب کوکب صاحب نے اپنی تازہ نظم سنائی۔ جو بہت مقبول ہوئی۔ اس نظم کی اشاعت کے لئے خان بہادر محمد دلاور خاں صاحب ہوم سیکرٹری نے منتظمین جلسہ کو تاکید فرمائی۔ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ صوبہ سرحد نے عالمانہ تقریر کی۔ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم دربارہ قیام امن اور اتحاد بین الاقوام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس زمانہ میں اس تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ایسے طریقے پر بیان کیا۔ کہ سامعین کے خوب ذہن نشین ہوگیا۔ آپ کی تقریر نہایت توجہ سے سنی گئی۔ جو آدھ گھنٹہ جاری رہی۔

جناب پروفیسر سری رام صاحب نے اپنی تقریر مذہب کی روح بزبان انگریزی میں کی۔ جو عالمانہ رنگ رکھتی تھی۔ آپ ہمیشہ اس جلسہ میں تقریر کیا کرتے ہیں۔

اخیر میں جناب پریذیڈنٹ صاحب نے تقریروں پر نہایت عمدگی اور عالمانہ رنگ میں تبصرہ کیا اور جلسہ کی کامیابی اور جماعت احمدیہ کی ایسے جلسوں کے قیام میں سعی کو نہایت واضح الفاظ میں بیان کیا۔ یہ جلسہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت ہی کامیاب جلسہ تھا۔ اور شہر میں عام چرچا تھا۔ خاکسار ڈاکٹر فتح الدین سیکرٹری تبلیغ۔

دہلی

دہلی میں پیشوایانِ مذاہب کا جلسہ ۲۰ مئی کو احمدیہ مسجد دہلی میں ۸ بجے صبح منعقد ہوا۔ ایک دعوتی چٹھی شائع کر کے معزز مسلم اور غیر مسلم اصحاب میں تقسیم کی گئی۔ حضرت کرشن۔ حضرت بدھ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس سیرت پر مختلف احباب نے تقریریں کیں۔ جلسہ کی کارروائی بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ ۱۱ بجے ختم ہوئی۔

خاکسار عبدالحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی۔

کریام

۲۰ مئی ۱۹۴۵ء بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا زیر صدارت چودھری غلام حسین خاں صاحب منعقد ہوا۔ چودھری نعمت خاں صاحب نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر تقریر فرمائی۔ ماسٹر فضل احمد صاحب بی اے نے سری رام چندر جی کی سیرت پر تقریر فرمائی۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر تقریر کی۔

(عبدالغنی خاں جنرل سیکرٹری)

درخواست ہائے دعاء

(۱) جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب لکھنوی کا لڑکا جے پور میں بیمار ہے۔ (۲) گیانی عباد اللہ صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۳) سعیدہ حامد صاحبہ قادیان کی چھوٹی بہن بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ (۴) بابو عبدالکریم صاحب مغل پورہ کا چھوٹا بچہ بیمار ہے۔ (۵) محمد عبداللہ صاحب پریذیڈنٹ چک ۱۲۰ ضلع رحیم یارخاں کا لڑکا بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ (۶) بیگم مسعود احمد صاحب رشید ملتان کے دو بچوں نے امتحان دیا ہے۔ (۷) حکیم محمد عبداللہ صاحب مرحوم قادیان کا لڑکا عبدالوہاب بیمار ہے۔ (۸) منصب علی خاں صاحب ملازم بیگم شمشاد علی خاں صاحب ماڈل ٹاؤن کا لڑکا محمد اسمٰعیل تین سال سے جاپان کا قیدی ہے (۹) چودھری حاکم الدین صاحب ساکن چک ۱۱۰/۶ ضلع منٹگمری کا لڑکا محمد خاں بیمار ہے۔

(۱۰) شکر اللہ صاحب مدرس ڈسکہ کی ہمشیرہ عنایت بیگم صاحبہ بیمار ہیں (۱۱) شمشاد احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی میں بیمار ہیں۔ (۱۲) محمد رحمت اللہ خاں صاحب گکشمیر بیمار ہیں اور بعض رشتہ داروں کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۱۳) مولوی رشید احمد صاحب چغتائی واقف زندگی قادیان بعض مشکلات میں ہیں۔ (۱۴) مرزا عبدالرحیم صاحب امرتسر امتحان دے رہے ہیں۔ (۱۵) کیپٹن ایم۔ اے سعید صاحب بنارس کی ترقی کا معاملہ درپیش ہے۔ (۱۶) مولوی احمد بخش صاحب اور والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۱۷) سید اقبال احمد صاحب ولد سید ارتضیٰ علی صاحب قادیان بیمار ہیں۔ (۱۸) غیور احمد خاں صاحب ناصر عنا اے۔ بی۔ او۔ بیمار ہیں۔ (۱۹) منشی الطاف حسین صاحب قادیان عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۲۰) ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان کا لڑکا داؤد احمد لاہور ہسپتال میں بیمار ہے۔ اب پہلے کی نسبت آرام ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔ (۲۱) چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ایگریکلچر کالج لائل پور میں ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہے۔ سب کے مقاصد کے پورا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

دفتر دوم کے مجاہدوں کے وعدہ کی میعاد میں توسیع

فرمایا :۔ "ایک گروہ ایسا ہے۔ جو تحریک کا محتاج ہے۔ اس گروہ میں

(۱) "وہ بچے شامل ہیں جو پہلے نابالغ تھے مگر اب بلوغت کو پہنچ گئے ہیں"۔

(۲) "یا وہ طالب علم شامل ہیں۔ جو پہلے برسرکار نہیں تھے۔ مگر اب تعلیم ختم کر کے کہیں ملازم ہو چکے ہیں۔ یا کوئی اور کام شروع کر چکے ہیں"۔

(۳) "یا وہ لوگ شامل ہیں۔ جن کے پاس پہلے مال نہیں تھا۔ مگر اب خدا نے انہیں مال دیدیا ہے"۔

(۴) "یا وہ لوگ شامل ہیں جو پہلے مقروض ہونے کی وجہ سے اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے مگر اب قرض اتار چکے اور اس قابل ہو چکے ہیں کہ اس تحریک میں حصہ لے سکیں"۔

(۵) "یا وہ لوگ ہیں جو پہلے احمدی نہیں تھے مگر اب احمدی ہو گئے ہیں"۔

(۶) "غرض اس قسم کے لوگ جو پہلے معذور تھے مگر اب ان کی معذوری دور ہو چکی یا پہلے بے سامان تھے۔ مگر اب خدا تعالیٰ نے سامان کر دیا ہے"۔

(۷) "یا وہ جن کو کسی نہ کسی وجہ سے تحریک کی اہمیت اور ضرورت کا علم نہیں ہوا۔ مگر اب ان کو اللہ تعالیٰ نے اس کی اہمیت کا علم بخش دیا ہے"۔

ایسے تمام احباب تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر دوم کے ایسے مجاہدوں کے لئے دو ماہ کی وعدوں میں مزید توسیع فرما دی ہے۔ اور ہر ایسا احمدی **۳۱ جولائی** تک اپنا وعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر سکتا ہے۔ احباب کو پوری کوشش اور توجہ سے تحریک جدید کی اس پنج ہزاری فوج میں شامل ہونا چاہیے۔ ایسے احباب کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ دفتر دوم کے سال اول کے لئے اپنی ایک ماہ کی آمد دیں اور پھر اسے آئندہ سالوں میں بڑھاتے جائیں حتیٰ کہ ان کے انیس سال اللہ تعالیٰ پورے کر دے۔ پس اگر آپ اب تک اس تحریک میں شامل نہیں ہوئے۔ تو اب اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور اپنا وعدہ معمولی چٹھی کے ذریعہ حضور کے پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے نیز وہ جنہوں نے دفتر دوم یا دفتر اول یا ترجمۃ القرآن کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ مگر اب تک ادا نہیں کیا۔ وہ اسی اخبار کے پڑھتے ہی اپنا روپیہ ارسال فرمائیں۔ تا ان کا نام حضور کے دعا کے لئے پیش ہو سکے

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

تبلیغی جلسوں کے لئے مبلغین بلانیوالوں کے لئے ضروری اعلان

جماعتیں عموماً خود بخود جلسوں اور مناظروں کی تاریخیں مقرر کر کے بذریعہ تار مبلغ طلب کرتی ہیں ایسی جماعتوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تاریخیں دفتر ہذا کی منظوری سے مقرر کیا کریں۔ ورنہ دفتر ہذا ایسی درخواستوں کی تعمیل سے معذور سمجھا جائے گا (ناظر دعوت تبلیغ)

عربی تقاریر کا تیسرا انعامی مقابلہ

عربی زبان کے رواج دینے کے لئے ایک صورت یہ ہے کہ عربی داں اصحاب و طلبہ عربی میں تقاریر کریں۔ جامعہ احمدیہ میں عموماً یہ طریق اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دوست کی تحریک پر سال میں دو مرتبہ عام دعوت کے ماتحت عربی تقاریر کا انعامی مقابلہ بھی کرایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں تیسرا انعامی مقابلہ مورخہ ۲۷ جون ۱۹۴۵ء ۸ بجے صبح جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں منعقد ہو گا۔ اس مقابلہ میں ہر شخص کو شامل ہونے کی اجازت ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے عزم شمولیت سے ۲۵ جون تک جامعہ احمدیہ میں تحریری اطلاع بھجوائے۔

اس مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانوں میں سے کسی ایک عنوان پر تقریر کی جائے گی۔ عنوان کی تعیین بذریعہ قرعہ ہو گی۔ جس سے ہر شامل ہونے والے کو تقریر سے دس منٹ قبل اطلاع دی جائے گی

(۱) حیاۃ المرء جهاد (۲) الحرية توخذ ولا تعطى (۳) المسلم مرآة المسلم (۴) ساقي الامم تبقيها تهم (۵) الخلافة في الاسلام (۶) خير جليس في الزمان كتاب (۷) الحرية الفكرية والاسلام (۸) سيرة السلف عبرة للخلف (۹) الايفاء بالوعود (۱۰) ان المرء بكر جليته يوں گا + اول و دوم و سوم رہنے والے کو انعام دیا جائیگا جس کا فیصلہ تین جج صاحبان فرمائیں گے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

مجلس مذہب و سائنس کے زیر انتظام تیسرا لیکچر

"علم النفس کے جدید نظریے"

مجلس مذہب و سائنس کے زیر انتظام معلومات عامہ کے لئے ایک سلسلہ تقاریر جاری ہے جس کا تیسرا لیکچر جو کچھ عرصہ پہلے بعض مجبوریوں کی بناء پر ملتوی کیا گیا تھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۱ ہجرت ۱۳۲۴ھ مئی ۱۹۴۵ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں ہو گا۔ جناب چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے (فلاسفی) پروفیسر تعلیم الاسلام کالج "علم النفس کے جدید نظریے" کے عنوان سے تقریر فرمائیں گے۔ بعد میں تشریح طلب سوالات کا موقعہ بھی دیا جائے گا۔ آلہ نشر الصوت کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ احباب کرام بروقت تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار :۔ خلیل احمد ناصر نائب معتمد مجلس مذہب و سائنس

انکشاف حقیقت یعنی ستیارتھ پرکاش ایجی ٹیشن پر تبصرہ حصہ دوم

کتاب ہذا کے حصہ اول کے متعلق اخبار "انقلاب" لاہور کا ریویو پہلے شائع ہو چکا ہے اب اس کے دوسرے حصہ پر "انقلاب" نے جو ریویو کیا ہے۔ وہ درج ذیل ہے احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کریں۔ اور غیر از جماعت لوگوں کو بھی اس کی خرید اور مطالعہ کی تحریک فرمائیں۔

"ملک فضل حسین صاحب نہایت صابر، مستقل مزاج اور محنتی آدمی ہیں۔ وہ جس مسئلہ کے متعلق چاہتے ہیں۔ سال دو سال کی محنت اور جمع آوری سے اتنا مواد فراہم کر دیتے ہیں۔ کہ قومی اور مذہبی کارکنوں کا کام بہت آسان ہو جاتا ہے۔ انہوں نے تحریک ارتداد اور شدھی اور ارتداد کے متعلق پرانی اور نئی کتابوں۔ رسالوں اور اخباروں کے اقتباسات جمع کر کے نہایت مفید رسالے مرتب کئے ہیں۔ اور "ستیارتھ پرکاش ایجی ٹیشن پر تبصرہ" کے نام سے بھی ایسی ہی مفید کتاب مرتب کی ہے۔ زیر نظر کتاب اس کتاب کا دوسرا حصہ ہے اس کتاب میں ستیارتھ پرکاش کے متعلق اکابر ملک کی آراء۔ اس کے مختلف ایڈیشنوں کے متعلق انکشافات۔ اخبارات کی کٹنگیں۔ ستیارتھ پرکاش میں وقتاً فوقتاً کانٹ چھانٹ کے متعلق نہایت مفید معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں ضخامت ۲۳۴ صفحے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ"

ملنے کا پتہ :۔ دفتر نشر و اشاعت قادیان۔ پنجاب

احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کا بیسواں سالانہ جلسہ

یہ جلسہ مسجد کبوتراں والی میں بصدارت محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ منعقد ہوا۔ سیدہ قمر اسلام نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور نعت شریف جمیلہ نے پڑھی۔ محترمہ سیدہ رفعت نے احمدیہ گرلز سکول کے جاری کرنے کا مقصد اور دین کی تعلیم کے فوائد بیان کرتے ہوئے افتتاحی تقریر کی۔ مڈل کا امتحان دینے والی لڑکیوں نے قرآن کریم کی آیات با ترجمہ پڑھیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا۔ سود کا حرام ہونا۔ شراب اور جوئے کے نقصان اور نیک اور مشرک عورت میں فرق۔ ماہ صیام کے احکام۔ لین دین کے متعلق لکھا پڑھنا۔ پھر ان ہی آیات پر اردو میں مختصر مضمون پڑھ کر سنائے۔ صدر صاحبہ نے یا ایھا النبی اذا جاءك المؤمنٰت يبايعنك على ان لا يشركن بالله کی تفسیر بیان کی۔ پھر احمدیہ گرلز سکول کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ وقفہ میں جماعت اول سے ہفتم تک لڑکیوں نے نعت، اور نظمیں پڑھیں۔

دینیات میں اول، دوم۔ سوم نیز پچاس فی صدی سے زائد نمبر لینے والی لڑکیوں میں انعام تقسیم کئے گئے۔

مڈل کا نتیجہ سو فی صدی رہا۔ دینیات کا نتیجہ بھی نہایت تسلی بخش ہے

زینب سکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

اکتیسواں (۳۱) یوم وقار عمل

پونے تین گھنٹے میں ۴۰۵۸ مکعب فٹ مٹی ڈال کر ۱۹۲ روپے کا کام کیا گیا

قادیان ۲۵ ہجرت - مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام اکتیسواں یوم وقار عمل آج منایا گیا مقام عمل وہ سڑک تھی جو نصرت گرلز ہائی سکول کے سامنے سے گزرتی ہے - وقت کی پوری پابندی کے ساتھ کام ٹھیک سات بجے شروع کر دیا گیا - اس سڑک کے ایک طرف نشیب تھا - جہاں برسات کے دنوں میں پانی جمع ہوتا تھا - اس کو پُر کر کے نالی کی طرف ڈھلوان بنا دیا - ساڑھے تین سو فٹ لمبی اور ۵ فٹ چوڑی جگہ پر یہ عمل کیا گیا - اس کے علاوہ نصرت گرلز ہائی سکول کی توسیع کے لئے جو سفید زمین ہے اسکا ایک حصہ برسات کے دنوں میں ڈھاب کے پانی کی زد میں آتا تھا - اس کو روکنے کے لئے ۹۰ فٹ لمبا ۵ فٹ چوڑا اور اوسطاً ۱½ فٹ اونچا ایک بند لگایا گیا۔

مقام عمل پر حسب معمول پہرہ تھا - بجز اجازت حاصل کئے کوئی باہر نہ جا سکتا تھا - اطفال پانی پلا رہے تھے - ایک مقررہ وقت کے بعد آنے والوں کے لئے ذرائع اصلاح تجویز کئے گئے جن کی تعمیل کے بعد انہیں مقام عمل میں داخلہ کی اجازت دی گئی - خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا - خدام اور اطفال کے علاوہ انصار اللہ بھی شامل تھے - فرسٹ ایڈ کا مکمل انتظام تھا ۸۴ احباب کو معمولی طبی امداد بہم پہنچائی گئی - کام سات بجے سے ۹ بجے تک مسلسل ہوتا رہا - نو بجے وقفہ کا بگل بجایا گیا - پندرہ منٹ وقفہ کے بعد دوبارہ کام شروع ہوا - پونے دس بجے کام ختم ہونے کا اعلان کیا گیا - کام ختم ہونے پر احباب سائبان کے نزدیک اکٹھے ہوتے - انصار اللہ کا شکریہ ادا کیا گیا - اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا گیا کہ اس دفعہ پابندی وقت کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا - احباب سے امید کی گئی کہ وہ پابندی وقت کو اپنا شعار بنائیں گے - یہ بھی اعلان کیا گیا کہ کام کرنے کے لحاظ سے اول حلقہ مسجد فضل اور دوسرے درجے پر دارالرحمت اور مسجد مبارک کے حلقے رہے - مکرم مولوی عبدالغنی خان صاحب نے دعا کرائی - دعا کے بعد احباب اپنے گھروں کو تشریف لے گئے۔

کام کا کل اندازہ ۴۰۵۸ مکعب فٹ ہے - اندازہ ہے کہ یہی کام اگر اُجرت پر کرایا جاتا تو یکصد بانوے (۱۹۲) روپے خرچ آتا۔ (خاکسار ناصر احمد مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدمت دین کا نادر موقع

نظارت ہذا کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو مولوی فاضل یا گریجوایٹ ہوں - اور تبلیغ میں دلچسپی رکھتے ہوں سلسلہ کی کتب سے گہری واقفیت رکھتے ہوں - تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی - نقول اسناد و سرٹیفکیٹ جلد از جلد بھجوائیں -

ناظر دعوت و تبلیغ

وقار عمل کی تحریک کو عام کرنا چاہیئے

(ارشاد حضرت امیر المومنین)

اخبار "الفضل" میں تین بار وقار عمل کے متعلق یہ تجویز زعمار وقائدین کے سامنے پیش کر کے مشورہ اور آراء طلب کی گئی ہیں کہ جس طرح قادیان میں ہر دو ماہ کے بعد وقار عمل میں ساری جماعت شامل ہوتی ہے یہی طریق بیرونی جماعتوں میں بھی رائج کیا جائے

سیدنا امیر المومنین کا ارشاد ہے "اس تحریک کو عام کرنا چاہیئے - اور ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ اسے اس طرح پھیلائیں کہ اس کا اثر نمایاں طور پر نظر آنے لگے - کوئی کام اسوقت تک مفید نہیں ہو سکتا جبتک قوم پر اس کا اثر نہ ہو" (مشعل راہ ص ۹۵)

پس زعمار وقائدین کو چاہیئے کہ اس مبارک تحریک کو عام اور اس کا اثر نمایاں کرنے کی تجویز پر بہت جلد اپنی آراء سے مطلع فرمائیں

خاکسار:- ناصر احمد مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے

حُسن کارکردگی کے سارٹیفکیٹ کی مستحق مجلس انصار اللہ

مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان نے فیصلہ کیا ہے کہ جو مجالس انصار اللہ مقامی و بیرونی بہترین کام کرنے والی ثابت ہوں گی - کوشش کی جایا کرے گی کہ ان کو حسن کارکردگی کا سارٹیفکیٹ - صدر اور قائد مرکزیہ کے دستخطوں سے ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے دلایا جائے - انشاء اللہ

اس لئے زعماء اور مہتمم صاحبان مجالس انصار اللہ قادیان اور بیرونی کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ بہترین کام کرنے کے لئے ایک دوسرے سے مسابقت کی کوشش کریں۔

انصار اللہ کے کام قواعد و ضوابط انصار اللہ میں درج ہیں - جن کو چار شعبوں میں تقسیم کیا گیا۔ یعنی تبلیغ - تعلیم و تربیت - مالی اور عمومی جس میں تنظیم انصار شامل ہے - ان چار شعبوں کے ماتحت بہترین کام کرنے والی مجالس اور اس کے عہدہ دار اس اعزاز کو حاصل کرنے کے مستحق سمجھے جائیں گے

فتح محمد سیال قائم مقام صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ

چندہ کے ساتھ تفصیل بھی بھیجی جائے

احباب منی آرڈر بھیجتے وقت روپیہ کی تفصیل کوپن منی آرڈر پر درج فرما دیا کریں بعض احباب تساہل سے کام لیتے ہیں - جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ محاسب صاحب اس رقم کو بلا تفصیل کی مد میں ڈال دیتے ہیں - اور بعد ازاں خط و کتابت کر کے تفصیل منگانی پڑتی ہے - جس سے علاوہ کام میں زیادتی کے اور دیر تک رقم پڑی رہنے کے بے فائدہ خرچ ہوتا ہے بدیں وجہ احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ کوپن پر تفصیل ضرور درج کر دیا کریں - اگر کوپن پر تفصیل نہ آ سکتی ہو - تو منی آرڈر کے ساتھ علیحدہ کارڈ پر تفصیل بھیج دیا کریں۔

ناظر بیت المال

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۷ مئی۔ اس وقت اتحادی کنٹرول کمشن جرمنی میں کام کرنے والے مزدوروں کے مسائل کی طرف خاص توجہ دے رہا ہے۔ ان مزدوروں کو جرمنی سے اٹلی میں منتقل کرنے کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ اس وقت جرمنی میں دس لاکھ اطالوی مزدور ہیں۔ ان میں عورتیں اور بچے بھی ہیں۔ اکثر مزدوروں کو کئی بیماریاں لاحق ہو گئی ہیں۔ اندازہ ہے کہ اس وقت تک ایک لاکھ مزدوروں کو امراض لاحق ہیں۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ کل روسی برطانوی معاہدہ کی تیسری سالگرہ منائی گئی۔ اس میں مسٹر ایڈن اور ایم مالوٹاف کے درمیان پیغامات کا تبادلہ ہوا۔ ماسکو ریڈیو سے یہ پیغامات نشر کئے گئے۔ ایم مالوٹاف نے کہا۔ مجھے بھروسہ ہے کہ برطانیہ اور روس کی دوستی جنگ کے بعد بھی بڑھے گی اور یہ دوستی دونوں ملکوں کے لئے مفید رہے گی۔ یہ دونوں ملک جنگ کے بعد بھی اپنے تعاون اور اتحاد کو جاری رکھینگے۔

مصر ۲۷ مئی۔ حکومت مصر نے مسجد اقصیٰ کی چھت کے نقشی دستکاری کی درستی کے لئے دس ہزار پونڈ کی رقم دی تھی۔ اس کام کے لئے سونے کے ورق استعمال کئے گئے۔ اور آٹھ ہزار پونڈ خرچ ہوئے۔ بچی ہوئی رقم اور ایک ہزار پونڈ کا عطیہ مسجد کے لئے بعض نئے انتظامات پر صرف ہوگا۔

ماسکو ۲۷ مئی۔ اتحادیوں اور روسیوں کے درمیان اختلافات بڑھ رہے ہیں۔ روسیوں کا خیال ہے۔ کہ مسٹر چرچل نے ۲ لاکھ پولوں کو مسلح کر رکھا ہے۔ اور ان کی ایک فوج تیار رہی ہیں۔ جو لنڈن کی پولش گورنمنٹ کے ماتحت ہوگی۔

دمشق ۲۷ مئی۔ شام کے چیمبر آف ڈپٹیز نے جبری بھرتی کا ایک بل پاس کیا ہے۔ جس کے رو سے ۱۸ اور ساڑھے ۴۰ سال کے شامیوں کو نیشنل گارڈ میں بھرتی کیا جائے گا۔ ۵۰۰۰ ہزار بمباروں کی فوری بھرتی کے لئے ۱۳۰۰۰۰۰ فرانک کی رقم منظور کی گئی ہے۔

یروشلم ۲۷ مئی۔ سارے فلسطین میں عربوں نے ہڑتال کی۔ عربی اخبارات نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ ہڑتال لبنان اور شام کے ساتھ ہمدردی کے طور پر کی گئی ہے۔

کلکتہ ۲۷ مئی۔ مسٹر ایل۔ جے کرسٹن ڈائرکٹر جنرل اکسٹرا اسسٹنٹ نے ایک میٹنگ میں کہا۔ کہ سارے ہندوستان میں کپڑے کا مکمل راشن کر دیا جائیگا۔

کراچی ۲۷ مئی۔ آل انڈیا بلوچ کانفرنس کو حکومت ہند کے محکمہ سمندر پار نے اطلاع دی ہے۔ کہ حج پر سے پابندیاں ہٹانے کا سوال زیر غور ہے۔

پیرس ۲۷ مئی۔ برطانوی حکام نے فرانس سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سابق مفتی اعظم فلسطین کو ان کے حوالے کر دیا جائے۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت فرانس مفتی صاحب کو فرانس کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھنے کی بنا پر خود ان کے خلاف مقدمہ چلائے گی۔ مفتی صاحب موصوف کو اس ماہ کے شروع میں فرانسیسی فوج نے جنوبی جرمنی میں گرفتار کیا تھا۔ اور انہیں پیرس لے آئی تھی۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ نیوز کرانیکل نے پہلے صفحہ پر "چرچل ہندوستان کو ایک نئی پیشکش کریگا" کے عنوان سے یہ خبر چھاپی ہے۔ کہ ہندوستان کے ڈیڈلاک کو ختم کرنے کے لئے مسٹر چرچل یہ تجویز پیش کرینگے۔ کہ کانگرس پارٹی اور مسلم لیگ ایک گورنمنٹ بنائیں۔ جس کو محدود اختیارات ہوں۔ وائسرائے کے ویٹو کے اختیارات بدستور رہیں گے۔ اور ہندوستان کو آزادی دینے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن اڑن قلعوں نے ٹوکیو پر پھر حملہ کیا۔ جس سے شاہی محل اور اسیا محل کو سخت نقصان پہنچا۔ لیکن شاہی خاندان محفوظ ہے۔ ٹوکیو کا شاہی محل عملی طور پر زمین کے ساتھ مل گیا ہے۔ بم باری کے وقت تیز ہوا چل رہی تھی۔ جس سے آگ آناً فاناً پھیل گئی۔ ٹوکیو اس وقت دوزخ کا منظر پیش کر رہا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ شہر پر چار سو ٹن بم برسائے گئے جن میں سے ساڑھے سات لاکھ آتش افروز بم تھے۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ شہر کو عملی طور پر زمین کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔ تمام کاروباری مرکز عملی طور پر تباہ ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۷ مئی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکی ہوائی قلعوں نے ٹوکیو پر اس قدر بم برسائے ہیں۔ کہ وہ بالکل ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ اسکی مرمت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کو دوبارہ ہی بنانا پڑیگا۔

کانڈی ۲۷ مئی۔ برما میں شان کی ریاستوں کو جانے والی سڑک پر جاپانی فوجیں سخت مقابلہ کر رہی ہیں۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ مسٹر چرچل اس وقت تک عام انتخاب کے متعلق کئی تقریریں کر چکے ہیں۔

واشنگٹن ۲۷ مئی۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپان پر ہوائی جہازوں کے حملوں کا زور اور بڑھا دیا جائیگا۔ جنگ کے آخری ایام میں جرمنی پر جس زور شور سے حملے کئے گئے اس سے اڑھائی گنا زیادہ بم ٹوکیو پر برسائے جائینگے۔

واشنگٹن ۲۷ مئی۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۳۰ اور جاپانی جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۷ مئی۔ فلپائن کے جزیرہ لوزان میں ابھی تک بہت بڑی جاپانی فوج موجود ہے۔ امریکن فوج نے اب اس پر حملہ کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ ناروے کے وزیر اعظم لنڈن سے روانہ ہو گئے ہیں۔ اس پارٹی میں ۷۰۰ آدمی شامل ہیں۔

سان فرانسسکو ۲۷ مئی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپان تیس سال تک لڑنے کی تیاری میں مصروف ہے۔ جاپان نے خوراک کا ایسا پروگرام بنا لیا ہے۔ جو تیس سال کا بوجھ برداشت کر سکے۔ اس پروگرام کے مطابق جاپان کے ہر علاقے میں ایسا انتظام کر دیا جائیگا۔ کہ اگر جنگ کی وجہ سے ملک کئی ایک حصوں میں تقسیم ہو جائے۔ تو بھی ہر حصہ اپنے لئے خوراک کا انتظام کر سکے۔

سان فرانسسکو ۲۷ مئی۔ وزیر خارجہ ارجنٹائن نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ ارجنٹائن جاپان کے خلاف لڑنے کیلئے فوج بھیجنا چاہتا ہے۔ ارجنٹائن اقتصادی اور فوجی لحاظ سے جاپان کے خلاف اتحادیوں کی مدد کریگا۔

پیرس ۲۷ مئی۔ انگوبرگ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جو ہسلر کا دست راست تھا۔ اور اس نے پیرس کے عوام پر بڑے ظلم توڑے تھے۔

لاہور ۲۷ مئی۔ پنجاب گورنمنٹ کے سپیشل پارلیمنٹ پروگرام کے ماتحت دیہاتی ماڈل سکولوں میں دودھ کی دوکانیں کھولی جا رہی ہیں۔ جہاں طلباء کو ہر روز مفت دودھ ملیگا۔

سان فرانسسکو ۲۷ مئی۔ اتحادی اقوام کی عارضی پارٹی کا مستقر تمدن بن جانے کی تجویز کا یہاں پر خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اغلب خیال ہے۔ کہ ہیڈ کوارٹر لنڈن میں بنے گا۔

کانڈی ۲۷ مئی۔ برما میں ۱۴ ویں فوج سارے مورچے پر بڑی سرگرمی کا اظہار کر رہی ہے۔ البتہ کہیں کہیں بارش کی وجہ سے ندیاں چڑھ آئی ہیں۔ اور اس وجہ سے سرگرمی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ سیام میں ایک ہوائی میدان پر بمباری کی گئی۔ ریلوں اور دوسرے ٹھکانوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

قاہرہ ۲۷ مئی۔ عرب لیگ کے سیکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ جون کے شروع میں فرانس اور لبنان کے حالات پر غور کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا جائیگا۔ فرانسیسی فوجوں کے آجانے کی وجہ سے شام اور لبنان میں بڑی بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ اور روز بروز حالت پہلے سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ آج برطانیہ کے ہوائی محکمہ کے نئے وزیر روم پہنچے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ جرمنی کے صوبہ سیکسنی میں ابھی تک بہت سے جرمن سپاہی پکڑے نہیں گئے۔ انہوں نے شہروں اور دیہات میں لوٹ مچا رکھی ہے۔ اس علاقہ میں کہیں کہیں روسی سپاہی پائے جاتے ہیں۔ ان کے پاس بھی خوراک کی قلت ہے۔ اس لئے وہ جرمنوں کی خوراک کا انتظام نہیں کر سکے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسی علاقہ میں بھی امریکن اور روسی سپاہیوں کو مضبوط کارروائی کرنی پڑے گی۔

گورداسپور ۲۷ مئی۔ آج ساڑھے پانچ بجے شام آصف علی صاحب کو گورداسپور جیل سے رہا کر دیا گیا۔ آپ رات کی گاڑی سے دہلی روانہ ہو جائینگے۔